سورة مريم

A Review - ایک جائزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كٓهٰیٰعٓصٓ ۚ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ۚۖ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِنِّیْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿٤﴾ وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ
كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿٥﴾ یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖۗ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿٦﴾
یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ
كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ
سَوِیًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿١١﴾ یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ
بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۙ﴿١٢﴾ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِیًّا ۙ﴿١٣﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَكُنْ
جَبَّارًا عَصِیًّا ﴿١٤﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۠﴿١٥﴾

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

- نام - سُوْرَةُ مَرْيَمَ - (Mary)، دوسرے رکوع کی پہلی آیت ۱۶ (وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ) میں حضرت مریم کا نام آیا ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک یہ بھی ہے کہ اس سورت میں حضرت مریم کے تفصیلی حالات بیان کیے گئے ہیں اس مناسبت سے اس سورۃ کو آپ کے نام نامی سے موسوم کیا گیا۔
- لفظ " مریم " سریانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی " خدمت کرنے والی " کے بیان کیے جاتے ہیں
- قرآن میں تیس (30) جگہ حضرت مریم کا نام ہے، ان کے سوا کسی عورت کا نام صراحتاً قرآن میں نہیں ہے
- سورت کا حجم : سورت کی آیات کی تعداد 98 ہے اور اس میں 6 رکوع ہیں
- یہ سورت ترتیب تلاوت میں 19 ویں نمبر پر ہے اور ترتیب نزول میں 44 ویں نمبر پر ہے
- زمانۂ نزول — جو صحابہ کرام حالات سے مجبور ہو کر آنحضرت (ﷺ) کی اجازت سے حبشہ ہجرت کر گئے تھے، انھیں جب نجاشی شاہ حبشہ کے دربار میں پیش ہونا پڑا تو انھوں نے نجاشی کے استفسار پر سورۃ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائی تھیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہجرت حبشہ سے پہلے یہ سورت نازل ہو چکی تھی (تقریباً 5 نبوی یا 615 عیسوی کے آس پاس نازل ہوئی)
- یہ وہ وقت تھا جب مکہ مکرمہ میں مسلمانوں پر شدید مظالم ہو رہے تھے، اور صحابہ کی ایک جماعت حبشہ کی طرف ہجرت کی تیاری کر رہی تھی یا کر چکی تھی۔
- مرکزی مضمون - تثلیث (Trinity) کے عقیدے کی نفی، توحید، نبوت، آخرت کا اثبات —صبر واستقامت کی تلقین

سُوْرَةُ مَرْيَمَ - سابقہ اور اگلی سورت سے ربط

سابقہ سورت (سُوْرَةُ الْكَهْف) سے ربط:

- سُوْرَةُ الْكَهْف میں توحید کی وضاحت، عیسائیوں کو ان کے عقیدے پر تنبیہ - سُوْرَةُ مَرْيَمَ میں یہ مضامین بار بار آئے ہیں
- سُوْرَةُ الْكَهْف میں حضرت خضرؑ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کی "باطنی حکمت" کی وضاحت — اس سورت (مریم) میں اللہ کے علم، رحمت اور غیبی فیصلوں کا تسلسل
- سُوْرَةُ الْكَهْف میں خرق عادت چیزوں کا بیان (قصہ موسیٰ و خضر کے تمام واقعات) — سورۃ مریم میں حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی خرقِ عادت پیدائش اور عیسیٰ علیہ السلام کا گھوارے میں کلام کرنا
- دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی قدرتِ کاملہ کا ظہور (اور اس کے اسباق)

اگلی سورت (سُوْرَةُ طٰهٰ) سے ربط:

- سُوْرَةُ طٰهٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت سے توحید کا اثبات فراہم کیا گیا ہے
- دونوں سورتوں میں توحید، عبادت/بندگیٔ رب، دعا اور اللہ کی رحمت کی خصوصی اہمیت
- دونوں سورتوں میں نبوت و رسالت کا تسلسل۔ دونوں سورتوں میں قیامت اور جزا و جزا کا تصور
- سورت مریم میں صوتی آہنگ نرم (رحمت کی ترجمانی) اور مترنم ہیں، فواصل ہم آواز ہیں - سورۃ طٰہٰ کا آہنگ زیادہ زوردار ہے اس میں فواصل "الف مقصورہ" (یٰ) اور ہمزہ (ء) پر ختم ہوتے ہیں، جو وقار و عظمت کی حامل ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے انقلابی کردار اور فرعون کے مقابلے کی پرجوش فضا سے ہم آہنگ ہے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

- ام المومنين ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ :

- حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے، جو عیسائی تھا، جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے کہا : "جو کتاب محمد (ﷺ) پر نازل ہوئی ہے اس کا کوئی حصہ تمہیں یاد ہے تو مجھے پڑھ کر سناؤ " چنانچہ جعفر (رضی اللہ عنہ) نے سورۃ مریم کا ابتدائی حصہ پڑھ کر سنایا، اللہ کی قسم ! اسے سن کر نجاشی رونے لگا، حتیٰ کہ اس کی ڈاڑھی تر ہو گئی اور جتنے پادری اس کے پاس بیٹھے تھے وہ بھی رونے لگے، یہاں تک کہ ان کی کتابیں تر ہو گئیں :

فَبَكَىٰ وَٱللَّهِ ٱلنَّجَاشِيُّ، حَتَّىٰٓ أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ، وَبَكَتْ أَسَاقِفَتُهُ، حَتَّىٰٓ أَخْضَلُواْ مَصَاحِفَهُمْ، حِينَ سَمِعُواْ مَا تَلَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ ٱلنَّجَاشِيُّ، پھر نجاشی نے کہا :

إِنَّ هَٰذَا وَٱللَّهِ، وَٱلَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ، لَيَخْرُجُ مِنْ مِشْكَاةٍۢ وَاحِدَةٍ،

- اللہ کی قسم ! یہ کلام اور وہ کلام جو موسیٰ (علیہ السلام) لے کر آئے ایک ہی مشکاۃ (روشنی کے طاق) سے نکل رہا ہے (رواہ الإمام أحمد – محمد بن اسحاق فی کتاب السیرۃ)

- محمد بن اسحاقؒ نے اپنی کتاب السیرۃ میں ام سلمہؓ سے اور احمد بن حنبلؒ نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

مرکزی مضمون کی توضیح :

- سورة مریم کا مرکزی مضمون توحید کی دعوت اور انبیاء کی مشترکہ تعلیمات پر مبنی ہے۔ دس انبیائے کرام، حضرت مریم علیہا السلام اور صالحین کا ذکر۔ یہ سب حضرات توحید کے قائل اور علمبر دار، اور اللہ کی عبدیتِ کاملہ پر کار بند تھے
- اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ حضرت آدم، نوح، ابراہیم اور دیگر اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کا محور اللہ کی واحدانیت، نماز، زکوٰۃ اور تقویٰ کی دعوت تھی۔ مگر ان کے بعد آنے والے لوگوں نے شرک اختیار کیا، عبادات کو ترک کیا اور نفسانی خواہشات میں گم ہو گئے
- سورة مریم نہ صرف انبیا کی اس توحیدی دعوت کی تجدید کرتی ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے عقیدۂ تثلیث کا بھی سختی سے رد کرتی ہے
- سورت اہل ایمان کو صبر اور استقامت کی تلقین کرتی ہے اور واضح کرتی ہے کہ مخالفین کی دنیاوی کامیابیاں حق پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ آزمائش اور مہلت کا حصہ ہیں، تاکہ حجت تمام ہونے کے بعد ان پر گرفت ہو۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

سُوْرَةُ مَرْيَمَ کے مضامین

- اللہ کے برگزیدہ بندوں کی دعائیں اور استجابت
- توحید کا بیان اور شرک کی تردید
- انبیاء علیہم السلام کا صبر، استقامت اور کردار (۱۰ انبیائے کرام کا ذکر)
- آخرت کی یاددہانی (قیامت کی تکذیب کرنے والوں کو زجر و تنبیہ اور ان کے انجام کی طرف اشارہ)
- قریشِ مکہ کو توحید کی دعوت اور انذارِ انجامِ آخرت
- نبی کریم ﷺ کو تسلی اور ہدایت کہ قرآن انذار و تبشیر کے لیے بہترین چیز ہے۔اسی کے ذریعہ سے انذار و تبشیر کیجیے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ کا صوتی و بیانیہ اعجاز: سورۃ مریم کی آیات میں فعیل وزن (یًّا) پر ختم ہونے والے الفاظ کی تکرار سے ایک خاص صوتی آہنگ پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہم قافیہ الفاظ سننے والے کے دل پر اثر چھوڑتے ہیں، آیات کو یاد رکھنے میں آسانی پیدا کرتے ہیں، اور سامع کی توجہ موضوع پر مرکوز رکھتے ہیں (بلاغتی حکمت بھی ہے) ۔قرآن کا یہ صوتی آہنگ محض الفاظ کی خوبصورتی نہیں بلکہ معنی کے ساتھ صوتی اثر بھی رکھتا ہے، اور سورۃ مریم اس کا نمایاں نمونہ ہے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن میں لفظوں کا انتخاب، معنی کے ساتھ ساتھ صوتی تاثیر کے لحاظ سے بھی بہت دقیق ہے

- عربی بلاغت میں اس طرح کی قافیہ بندی (جسے سجع بھی کہتے ہیں) فصاحت کی علامت سمجھی جاتی ہے اور قرآن حکیم نے اسے ہدایت پہنچانے کے لیے بطور ذریعہ بھی استعمال کیا ہے۔

سُوْرَۃُ مَرْیَم کی خصوصیت

سورۃ مریم اس اعتبار سے خاص اہمیت رکھتی ہے کہ دنیائے انسانیت میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے اللہ کے بیٹے ہونے کا جو تصور گھڑ لیا گیا، یہ سورت مدلل طور پر اس کا رد کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ سورۃ مریم ایک عقائدی مکالمہ اور دعوتِ توحید کا اہم ذریعہ ہے

⇦ حضرت عیسیٰؑ کی بشری ولادت کا ذکر - حضرت مریمؑ کا معجزاتی طور پر بیٹے کی پیدائش، مگر بغیر کسی خدائی نسبت کے —— یہ عقیدہ کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں، باطل قرار دیا گیا۔

⇦ عیسیٰؑ کا خود کو اللہ کا بندہ کہنا - "قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللهِ" - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی گواہی ہی ان کے بندہ ہونے کی تھی، نہ کہ الوہی مقام کی۔

⇦ کسی کو اپنا بیٹا بنانا اللہ کے شایانِ شان نہیں - "مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ..."، یعنی اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔

⇦ شرک پر کائنات کا ردِ عمل - " تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ منه..." - جب اللہ کے لیے اولاد ٹھہرائی گئی تو آسمان پھٹنے کو ہوئے، زمین شق ہونے کو ہوئی۔

⇦ توحید کی دعوت تمام سابقہ انبیاء کی سنت - تمام انبیاء نے اللہ کی توحید سکھائی؛ کسی نے کبھی شرک یا تثلیث (Trinity) کا درس نہیں دیا۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

سُوْرَةُ مَرْيَمَ میں ' فَعِيْل ' کے وزن پر آنے والے الفاظ

- سورۃ مریم کے بیشتر حصے میں آیات جن الفاظ پر ختم ہوتی ہیں وہ فعیل کے وزن پر آتے ہیں یہ الفاظ اپنے اندر گہرے معانی بھی رکھتے ہیں اور ایک ہی وزن پر ہونے کے باعث عبارت میں دلکش ہم آہنگی بھی پیدا کرتے ہیں (خَفِيًّا، شَقِيًّا، وَلِيًّا، رَضِيًّا، سَمِيًّا، عِتِيًّا)
- عربی زبان میں تین حرفی مادّے سے مختلف اوزان پر الفاظ بنتے ہیں جو معنی میں تبدیلی یا شدت کا اظہار کرتے ہیں۔
- ' فَعِيْل ' کے وزن پر آنے والے یہ بیشتر الفاظ " صفتِ مشبہ " کے طور پر استعمال ہوئے ہیں
- صفتِ مشبّہ وہ اسم (noun/adjective) ہے جو کسی مستقل، دائمی یا پائیدار صفت کو ظاہر کرے۔ یعنی وہ وصف جو کسی چیز یا شخص کی پیدائشی یا فطری حالت بیان کرے، جیسے: کبیر (بڑا) حسین، (خوبصورت)، قوی (طاقتور)، علیم (علم والا)
- یہ صفت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ خوبی عارضی یا فعل کے نتیجے میں پیدا ہونے والی نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اس وزن پر آتے ہیں (اللہ میں وہ تمام صفات دائمی ہیں)
- ان الفاظ کے استعمال سے معانی میں گہرائی، مبالغہ یا شدت کا اظہار، لفظوں کی بناوٹ میں یکسانیت بھی اور صوتی حسن بھی پیدا ہوا ہے (جو قرآن کی انفرادیت، اعجاز اور انتہائی بلاغت پر دلالت کرتا ہے)

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

سُوْرَةُ مَرْيَمَ میں اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ' الرَّحْمٰن' 16 مرتبہ آیا ہے

- اللہ کے اس مبارک نام کی تکرار محض کوئی اتفاق نہیں یا کلام کا نقص نہیں بلکہ یہ اللہ کی وسیع، غیر مشروط اور لا محدود رحمت کا مظہر ہے جبکہ اللہ کی سب سے بڑی خصوصیت اس کی رحمت ہے جو بندوں پر ہر حال میں سایہ فگن ہے۔
- سورت متعدد انبیائے کرام (زکریا، یحیٰ، عیسیٰ، ابراہیم، موسیٰ، اسماعیل علیہم السلام اور مریمؑ) کے واقعات بیان کرتی ہے، جن میں اللہ کی رحمت کا جلوہ نمایاں ہے جس میں بڑھاپے میں حضرت زکریا کو اولاد عطا ہونا، کنواری حضرت مریم کو معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰ جیسے فرزند کا عطا ہونا، حضرت ابراہیم کو مشرک باپ کے مقابلے میں نبوت و اولادِ صالح عطا ہونا شامل ہیں۔
- رحمٰن کے تصور کے ذریعے توحید کی تاکید- "الرَّحْمٰن" اس اللہ کا نام ہے جو نہایت مہربان، بے حد رحمت کرنے والا ہے، مگر کسی کا محتاج نہیں، نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ کسی کی حاجت رکھتا ہے۔
- تربیتی پہلو -انتہائی نامساعد و ناممکن حالات اور مشکلات میں بھی "رحمٰن" پر یعنی اس کی رحمت پر بھروسہ کرنے کی ترغیب
- اس میں یہ پہلو بھی کہ اللہ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے (جس کی تائید اس حدیث مبارکہ سے ... إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ(او سَبَقَتْ) غَضَبِي، یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی- صحیح مسلم والبخاری)

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

آیات 98

مکیة

كهيعص ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

توحید کی دعوت اور انبیاء کی مشترکہ تعلیمات - عقیدۂ تثلیث اور شرک کی واضح تردید - ایمان والوں کو صبر، استقامت اور اصل دین پر قائم رہنے کی تلقین

عقائد: توحید، تثلیث کی تردید، آخرت

دعوت: توحیدی دعوت، انبیاء کی دعوت، نصیحت

اخلاقی تعلیمات: تقویٰ و پرہیزگاری، صبر و شکر، نماز و اعمالِ صالحہ

قصص الانبیاء (1-59)

آیات 1 تا 15
قصۂ زکریا و یحییٰ (یحییٰ کی معجزانہ ولادت) بیٹے کی ضرورت کے اسباب

آیات 51 تا 53
قصۂ موسیٰ و ہارون

آیات 16 تا 40
قصۂ مریم و عیسیٰ
ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام

آیات 54 تا 55
قصۂ اسماعیل علیہ السلام

آیات 41 تا 50
قصۂ ابراہیم علیہ السلام
(بطور داعی اور توحید کے علمبردار)

آیات 56 تا 58
قصۂ ادریس علیہ السلام
وصفات الانبیاء

دیگر مضامین (60-98)

آیات 59 تا 65
انبیاء علیہ السلام کے بعد امتوں میں ان کے ناخلف جانشین

آیات 77 تا 87
مغرور اور متکبر انکار کرنے والوں کے غلط طرزِ استدلال کی تردید

آیات 66 تا 76
قیامت کی تکذیب کرنے والوں (قریش مکہ) کو زجر و تنبیہ اور ان کا انجام

آیات 88 تا 95
اللہ کا بیٹا ہونے کے باطل عقیدے کی سخت تردید- قیامت کے حتمی انجام کی طرف توجہ

آیات 96 تا 98
قرآن انذار و تبشیر کے لیے سب سے بہترین چیز ہے
آپ ﷺ کو تسلی

رکوع وار خلاصہ

سُوْرَةُ مَرْيَم

رکوع 1

- ✓ حضرت زکریا علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے اولاد کی دعا کرنا (بیٹے کی ضرورت کے اسباب)
- ✓ اور انھیں حضرت یحییٰ جیسا بیٹا عطا کیا جانا مذکور ہوا
- ✓ انسان اللہ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہتا
- ✓ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی نبوت اور ان کی پاکیزہ زندگی کا ذکر کیا گیا
- ✓ کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامنے یعنی اس کی تعلیمات پر عمل کرنے اور کرانے کا حکم

رکوع 2

- ✓ سیدہ مریم کے ہاں حضرت عیسیٰ کی ولادت کا ذکر۔ حضرت مریم علیہا السلام کی پارسائی اور عبادت گزاری کا تذکرہ
- ✓ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا حال
- ✓ دونوں گروہوں یعنی یہود اور نصاری کی تردید حضرت مریم علیہا السلام پر معاذاللہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش کی بناپر بہتان اور حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھنے کی عقیدے کی سخت تردید

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

رکوع 3

- ✓ حضرت ابراہیم کی تبلیغی مساعی کا ذکر
- ✓ آپ صدیق بھی تھے اور نبی بھی
- ✓ آپ کی دعوتِ توحید و دین کا تذکرہ
- ✓ یہود، نصاریٰ اور مشرکین کو ان کی زندگی سے
- ✓ آپ علیہ السلام کی توحید اور دعوتِ توحید پر عزیمت و استقامت
- ✓ دعوت کے آداب - والد سے مباحثے میں دردمندی، نرمی اور عقلی دلائل

رکوع 4

- ✓ مختلف انبیاء کرام کا ذکر
- ✓ موسیٰ، ہارون، اسماعیل، ادریس (علیہم السلام) کا تذکرہ
- ✓ ان سب انبیاء کی دعوت یہی دعوت اسلام رہی ہے
- ✓ نبی کریم ﷺ کوئی نیا اور اجنبی دین لے کر نہیں آئے ہیں، بلکہ یہ وہی دین ہے جو تمام گزشتہ انبیائے کرام نے اپنی قوموں کے سامنے پیش کیا تھا

سُوْرَةُ مَرْيَم

رکوع 5

- ✓ حیات بعد الموت کا تذکرہ
- ✓ موجودہ پیدائش سے استدلال— جو ایک مرتبہ عدم سے وجود میں لا سکتا ہے تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا حق تعالیٰ کیلیئے کیا مشکل ہے؟
- ✓ دنیوی معیار کا فریب: آخرت کی حقیقت کے آئینے میں (مغالطوں کا رد)
- ✓ انسان کی بے بصیرتی کا ذکر- عقل کی اونچی پرواز مگر حقیقت سے غافل

رکوع 6

- ✓ اللہ کی سنت: ہدایت وضلالت کا قانون (اللہ تعالیٰ حق کے مخالفین کو مہلت دیتا ہے)
- ✓ اس سنتِ الٰہی سے آپ ﷺ کو تسلی
- ✓ اہل ایمان کے لیے اللہ کی محبت رحمانیت اور جمال تذکرہ
- ✓ اللہ کا استخفافِ نعمت کا قانون

The Divine Law of Disregarding Blessings

- ✓ شرک: غیرتِ الٰہی کو چیلنج کرنے والی جسارت- کائنات کا لرزہ خیز ردِ عمل
- ✓ منکرین کے انجام پر سابقہ امتوں سے استشہاد

مطالعہ سُوْرَةُ مَرْيَم

- 98 آیات
- 6 رکوع
- 7 قرآن کلاسز
- کئی اضافی موضوعات پر ضمیمے (تفصیل اگلی سلائیڈ میں)
- کل فعل (Verbs) ~ 248

X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I
استفعال	افعلال	افتعال	انفعال	تفاعل	تفعّل	افعال	مفاعلہ	تفعیل	ثلاثی مجرد
1	0	22	2	0	2	26	4	9	~ 182

سورت کے اضافی موضوعات پر ضمیمے

- حضرت زکریا علیہ السلام -اسلام اور عیسائیت میں (موازنہ) - حضرت یحیٰ علیہ السلام کا تعارف
- حضرت مریم علیہا السلام-اسلام اور عیسائیت میں (موازنہ)
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام -اسلام اور عیسائیت میں (موازنہ)
- اسلام اور عیسائیت میں عقائد کا فرق - (موازنہ)
- عیسائیت کے عقائد (انگلش —اردو اصطلاحات)
- عیسائیت کے چند اہم فرقے اور مکاتبِ فکر
- سینٹ پال (Saint Paul) عیسائیت میں
- سینٹ پال (Saint Paul) اسلامی نقطہ نظر
- برنا باس کون تھا - انجیل برنا باس- عیسائی دنیا انجیل برنا باس کے خلاف کیوں ہے؟
- صدیق ، مقامِ صدیقیت
- نبی و رسول کا باہمی فرق

سورۃ مریم میں بطورِ ضرب المثل/محاروہ استعمال ہونے والی اصطلاحات

قرآنی اصطلاح	محاوراتی/ضرب المثل استعمال
يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا– (کاش! میں اس سے پہلے مر گیا ہوتا)	سخت مصیبت یا شرمندگی کے وقت کہا جانے والا جملہ
وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا – (اللہ کا حکم یقینی اور لازمی ہے)	جو اللہ کا حکم ہے وہ لازماً پورا ہوتا ہے (یہ محاورہ اللہ کے حتمی فیصلے کے لیے بولا جاتا ہے)
لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا – (اللہ کا حکم یقینی اور لازمی ہے)	کسی ناقابل قبول حرکت پر طنزاً یا حسرتاً مستعمل ہے
كُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا – (اور میرا نام و نشان نہ رہتا)	نسیاً منسیاً ہونا- بھولی بسری چیز بن جانا
تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ – قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں	آسمان پھٹ پڑنا، زمین شق ہو جانا- شدید ندامت، شرمندگی یا خوفناک واقعے کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے
إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا –بیشک میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور سر بڑھاپے سے شعلہ زن ہو چکا ہے	یہ فقرہ بوڑھاپے، کمزوری، ناتوانی اور طویل عمر کی مشقت کے اظہار کے لیے بطورِ محاورہ یا ضرب المثل
فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا –پس تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر	یہ جملہ "آنکھوں کی ٹھنڈک" کے محاورے کی بنیاد ہے، جو عربی، اردو، اور فارسی میں استعمال ہوتا ہے۔
وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا – راز و نیاز کی قربت	کسی کو خاص مقام دینا، اتنا قریب کر لینا کہ نجی باتیں (راز) کی جا سکیں